50058 ـ بوڑھا شخص پیشاب کنٹرول نہ کر سکے تو نماز روزہ کی ادائیگی کس طرح ہو گی ؟

سوال

میرے والد صاحب کی عمر تقریبا ایك سو پچاس برس ہے اور تقریبا وہ اپنی یاداشت کھو چکے ہیں، لیکن بعض اوقات ہمیں پہچان لیتے ہیں اور بعض اوقات نہیں پہچانتے، ان آخری برسوں میں وہ اپنا پیشاب بھی کنٹرول نہیں کر سکتے بلکہ ہم دن میں کئی بار ان کا لباس تبدیل کرتے ہیں تو کیا عدم طہارت کے باوجود وہ نماز ادا کرینگے، اور کیا ہم انہیں روزہ رکھنے دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ کے والد کی عقل و یاداشت اور ادراک کے اعتبار سے ان کا حکم بھی مختلف ہو گا، اگر تو وہ اپنی یاداشت اور عقل کھو بیٹھیں تو انہیں طہارت و نماز اور روزہ کا حکم نہیں دیا جائیگا اور اگر ان کی علق اور یاداشت موجود ہو تو انہیں بغیر کسی مشقت کے اپنی استطاعت شرعی امور کا مکلف ٹھرایا جائیگا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

یاداشت کھو چکنے والے اور پاگل و مجنون شخص اور بچے پر روزہ واجب ہے یا نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے بندے پر عبادات اس صورت میں فرض كي ہیں جب وہ وجوب کی اہلیت رکھتا ہو، یعنی وہ عقل مند ہو اور اشیاء کا ادراک کر سکے، لیکن جس شخص میں عقل ہی نہیں اس پر عبادات لازم نہیں.

تو اس طرح مجنون شخص پر لازم نہیں، اور نہ ہی چھوٹا بچہ جو تمیز نہیں کر سکے اس پر لازم ہیں، یہ اللہ سبحانہ و تعالی کی رحمت ہے شامل ہوتا ہے، اور اسی طرح وہ معذور جس کی عقل خراب ہو لیکن وہ مجنون کی حد تك نہ پہنچے، اور اسی طرح وہ بوڑھا شخص جس کی یاداشت جاتی رہے، جیسا کہ اس سائل کا کہنا ہے، تو ایسے شخص پر نہ تو روزہ واجب ہوتا ہے اور نہ ہی نماز اور نہ ہی طہارت؛ کیونکہ یاداشت کھونے والا شخص اس بچے کی طرح ہے جو تمیز نہ کر سکتا ہو.

تو اس طرح اس سے تکلیف ساقط ہو جائینگی اور اسے نہ تو طہارت لازم ہو گی اور نہ ہی نماز اور نہ ہی روزہ، اور رہا

مسئلہ اس كے مال ميں مالى واجبات كا تو يہ اس كے مال ميں واجب ہونگے چاہے وہ اس حالت ميں ہى ہو تو مثلا زكاۃ اس كے ولى الامر اور ذمہ دار پر اس كے مال سے ادا كرنا واجب ہوگى؛ كيونكہ زكاۃ كا وجوب مال سے تعلق ركھتا ہے، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

آپ ان كے مالوں ميں سے صدقہ لے ليجئے جس كے ذريعہ سے آپ ان كو پاك صاف كر ديں اور ان كے ليے دعا كيجئے بلاشہ آپ كى دعا ان كے ليے موجب اطمنان ہے اور اللہ تعالى خوب سنتا ہے خوب جانتا ہے التوبۃ (103).

اللہ تعالى نے يہ نہيں فرمايا: " ان سے لو " اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے بھى معاذ رضى اللہ تعالى عنہ كو جب يمن كى طرف بھيجا تو فرمايا:

" انہيں يہ بتاؤ كہ اللہ سبحانہ و تعالى نے ان پر ان كے اموال ميں زكاۃ فرض كى ہے، جو ان كے غنى اور مالدار لوگوں سے لے كر ان كے غريب اور فقراء كو واپس كيا جائيگا "

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے يہ فرمايا: ان كے اموال ميں زكاۃ ہے " اگرچہ وہ مال كے مالك سے ہى لي جاتى ہے.

بہر حال مالى واجبات اس حالت والے شخص سے ساقط نہيں ہونگے، ليكن باقى بدنى عبادات مثلا نماز، طہارت، اور روزہ اس طرح كے بے عقل شخص سے ساقط ہو جائينگى "

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (19) سوال نمبر (40).

شيخ رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال بھى دريافت كيا گيا:

ايسے شخص كے متعلق روزہ ركھنے كا حكم كيا ہے جو كچھ مدت تو عقل و ہوش ركھتا اور كچھ وقت اپنے ہوش و حواس كھو بيٹھتا ہو، يا ايك روز اول فول بكتا ہو اور دوسرے روز صحيح كلام كرے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" حكم علت كے اعتبار سے ہو گا، جن اوقات ميں وہ صحيح اور عقل اور ہوش و حواس ركھتا ہو اس پر روزہ فرض ہے، اور جن اوقات ميں وہ مجنون اور اول فول بكنے والا ہو اس پر روزہ نہيں ہو گا، اگر فرض كريں كہ وہ ايك يوم مجنون ہوتا ہے اور ايك روز صحيح اور عقلمند تو جس يوم ميں وہ صحيح ہو اس دن كا روزہ ركھنا لازم ہوگا، اور جس روز وہ صحيح اور علقمند نہيں اس دن كا روزہ ركھنا لازم نہيں "

ديكھيں: مجموع فتاوى الشيخ ابن عثيمين (19) سوال نمبر (43).

والله اعلم .